بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل قادیان

یوم جمعہ

جلد | ۵ ماہ صلح ۱۳۲۴ ہش | ۱۹ محرم الحرام ۱۳۶۴ھ | ۵ جنوری ۱۹۴۵ء | نمبر ۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۴ ماہ صلح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج چھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو کھانسی کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ حرم ثانی سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت نواب محمد علی خاں صاحب کی طبیعت ویسی ہی ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا جاری رکھیں۔

کافی دنوں سے مطلع ابر آلود تھا۔ آج صبح سے بارش ہو رہی ہے۔

قادیان ۱۹ محرم الحرام ۱۳۶۴ھ

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۴ مئی ۱۹۴۴ء بعد نماز مغرب

مرتبہ۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

علیہا تسعۃ عشر کی تفسیر

فرمایا۔ ایک صاحب نے سوال کیا ہے۔ کہ علیہا تسعۃ عشر کی تفسیر میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے دو ہاتھ۔ دو پاؤں۔ زبان۔ دل۔ آلۂ تناسل۔ مقعد۔ پیٹ۔ مونہہ۔ حواس خمسہ۔ فکر عقل شہوت اور غضب کا ذکر فرمایا ہے۔ اور آپ نے اس کی کچھ اور تفسیر کی ہے۔ ان دونوں میں سے ایک کو صحیح قرار دینے کے لئے عقلی استنباط کا وہ کونسا ذریعہ ہے۔ جس سے کام لے کر یہ فیصلہ کیا جا سکے۔ کہ فلاں معنے زیادہ درست ہیں۔

حضور نے فرمایا۔ میں نے جن انیس قوتوں کا ذکر کیا ہے۔ وہ اصول قوتیں ہیں۔ جن سے گناہ پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے جن چیزوں کا ذکر فرمایا ہے میرے نزدیک وہ اصولی نہیں بلکہ فروعی ہیں۔ میں نے اسکی تشریح میں نو حواس ظاہری اور نو حواس باطنی کا ذکر کیا تھا۔ اور ایک قوت ممیزہ کا جو ان سب سے کام لیتی ہے۔ اور یہ ساری چیزیں اصولی ہیں۔ یعنی یہ وہ قوتیں ہیں۔ جن سے لذت سرور یا انقباض پیدا ہوتا ہے۔ اور یہی چیزیں گناہ کا موجب ہوتی ہیں۔ گناہ یا تو انقباض کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ یا لذت اور سرور کی وجہ سے اور یہ دونوں چیزیں ایسی ہیں۔ جو حواس ظاہری اور باطنی میں سے ہر حس کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ مثلاً ایک حس میں نے گرمی کی بتائی تھی۔ اب اس حس کے ماتحت گناہ کو دیکھ لو۔ گناہ کبھی ظاہری گرمی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ کہ انسان گرمی کے ڈر سے نیک کاموں میں حصہ نہیں لیتا۔ اور کبھی دل کی گرمی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً بے جا غضب سے انسان کام لینے لگ جاتا ہے۔ [illegible] طرح سردی کی حس ہے۔ انسان کبھی [illegible] سردی کی وجہ سے گناہ کرتا ہے اور کبھی باطنی سردی کی وجہ سے گناہ کرتا ہے۔ جیسے کسی کی طبیعت میں انقباض پیدا ہو جائے اور نیکی کی طرف اس کے دل کی رغبت نہ رہے۔ یہ باطنی سردی کا نتیجہ ہوگا۔ اور یہ گویا غضب کے مقابلہ کی چیز ہوگی۔

اسی طرح زبان کی حس ہے جس سے گناہ پیدا ہوتے ہیں۔ اس حس کا ظاہر تو یہ ہے۔ کہ انسان کسی چیز کو چکھتا ہے۔ اور پھر اسے چھوڑ نہیں سکتا۔ اور اس کا باطن یہ ہے۔ کہ گندی باتوں کی طرف یا ایسی چیزوں کی طرف جو اخلاق کو بگاڑنے والی ہوتی ہیں انسان متوجہ ہو جاتا ہے۔ اور اسے ان میں ایسا مزہ آتا ہے۔ کہ وہ انہیں چھوڑ نہیں سکتا۔ یا مثلاً قوت سماع ہے۔ ایک سماع ظاہری ہے۔ کہ انسان اپنے کانوں سے غیبتیں یا فحش باتیں سنتا ہے۔ اور ایک سماع باطنی ہے۔ کہ انسان پہلی سنی ہوئی باتوں کو یا گندے خیالات کو دل میں دہرا کر مزہ لیتا ہے۔

غرض میں نے جو باتیں بیان کی ہیں۔ وہ اصولی ہیں۔ جن پر تمام اخلاق کا دارومدار ہے۔ اور جو منبع ہیں تمام نیکیوں اور منبع ہیں تمام بدیوں کا۔ فروعی نہیں ہیں۔ میں چونکہ اپنے حصہ کا ہی جواب دے سکتا ہوں۔ اس لئے میں نے اپنے حصہ کا جواب دے دیا ہے۔ باقی اگر تفصیل بیان کی جائے۔ تو پھر یہ چیزیں انیس ہی نہیں انیس سو بھی بن سکتی ہیں۔ لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ میرے نزدیک تسعۃ عشر میں ان اصولی قوتوں کا ہی ذکر کیا گیا ہے۔ جن کے غلط استعمال کی وجہ سے گناہ پیدا ہوتا ہے۔ تفصیلات اس میں شامل نہیں ہو سکتیں۔

وزن کی حس کا مطلب

عرض کیا گیا کہ وزن کی حس سے کیا مراد ہے؟

حضور نے فرمایا جب انسان کسی چیز کو اٹھاتا ہے۔ تو اس کو پکڑنے سے پہلے دماغ اس چیز کا وزن کرتا ہے۔ اور پھر اس وزن کے مطابق طاقت استعمال کرتا ہے جب انسان قلم اٹھاتا ہے۔ تو اس وقت اسے یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسکے ہاتھوں میں قلم اٹھانے کی ہی طاقت تھی۔ اور جب سیر اٹھاتا ہے۔ تو اسے یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کے ہاتھوں میں سیر اٹھانے کی ہی طاقت تھی۔ یہ وزن کی حس ہے۔ جس سے کام لے کر انسانی دماغ ہر چیز کا اندازہ لگاتا اور اسکے مطابق طاقت خرچ کرتا ہے۔

فوجی ملازم کا وقف

فرمایا۔ ایک دوست نے جو فوجی ملازم ہیں سوال کیا ہے۔ کہ کیا وہ اپنے آپ کو وقف کر سکتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ وقف تو سارے کر سکتے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا گورنمنٹ ان کو چھوڑے گی یا نہیں۔

نماز قصر کرنے میں انقباض

فرمایا۔ ایک دوست نے سوال کیا ہے۔ کہ سفر میں جب نماز قصر کر کے پڑھی جاتی ہے۔ تو بعض دفعہ طبیعت بالکل منقبض رہتی ہے۔ کوئی ایسا طریق بتائیں جس سے حضوری حاصل ہو سکے۔ اس کے متعلق یہ امر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ نماز کا اختصار اپنی ذات میں انقباض [illegible] نہیں کیا کرتا ہاں بعض دفعہ انقباض کا مفہوم نہ سمجھ کر انسان یہ خیال کر لیتا ہے۔ کہ اس کی طبیعت میں انقباض پایا جاتا ہے۔ حالانکہ وہ انقباض نہیں ہوتا۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ شریعت نے اس بات کی اجازت دی ہے۔ کہ جب انسان سفر میں ہو۔ تو وہ چھوٹی نماز پڑھ لیا کرے۔ قرآن کریم میں بھی قصر کا ذکر آتا ہے (النساء ع ۱۵) ایسی حالت میں جب انسان نسبتاً جلدی اور ہلکی نماز پڑھتا ہے۔ تو اس کے دل میں وہ جوش [illegible] پیدا نہیں ہوتا۔ جو

پرنٹر و پبلشر بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی نے [illegible] پریس قادیان میں چھپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

دوسری حالت میں پیدا ہوتا ہے۔ مگر اس کے معنے صرف یہ ہوتے ہیں۔ کہ جوش اور رقت اور رغبت تو اس میں موجود ہے لیکن وقتی طور پر اس کے اندر چلی گئی ہے۔ ظاہر میں نہیں رہی۔ یہ معنے نہیں ہوتے کہ اس کے اندر انقباض پیدا ہو گیا ہے۔

پس ایسی صورت میں اگر وہ یہ سمجھیگا کہ اس کے اندر انقباض ہے۔ تو یہ ایک غلط نام ہوگا۔ جو اپنی قلبی کیفیت کو نہ سمجھنے کا نتیجہ ہوگا۔ ایسی حالت انقباض والی کہلاتی ہی نہیں۔ ہاں اگر کسی کے دل میں انقباض حقیقی موجود ہو۔ تو وہ چاہے لمبی نماز پڑھے چاہے مختصر دونوں حالتوں میں قائم رہیگا۔ اس کے لئے یہ سوال پیدا نہیں ہوسکتا۔ کہ میں لمبی نماز پڑھتا ہوں تو حضوری حاصل رہتی ہے۔ اور اگر مختصر نماز پڑھوں تو انقباض پیدا ہو جاتا ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جنازہ کی نماز

فرمایا۔ ایک صاحب نے سوال کیا ہے کہ حدیثوں میں آتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جنازہ لوگ فرداً فرداً پڑھتے رہے۔ امام کوئی نہ تھا اس حدیث کا کیا مطلب ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جنازہ ایک امام کے ماتحت کیوں نہیں پڑھا گیا۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ گو مجھے پورا حوالہ یاد نہیں مگر میں سمجھتا ہوں بعض احادیث میں یہ ذکر آتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جنازہ پہلے جماعۃً پڑھا گیا تھا۔ اور اس میں حضرت علی رضؓ اور حضرت عباس رضؓ وغیرہ شامل تھے اور چونکہ ایک دفعہ آپ کا جنازہ جماعت کے ساتھ پڑھ لیا گیا تھا۔ اس لئے بعد میں جو لوگ آئے وہ فرداً فرداً آپ کا جنازہ پڑھتے گئے۔ دراصل آپ کی وفات کے معاً بعد خلافت کا سوال پیدا ہو گیا تھا۔ اور انصار سقیفۂ بنی ساعدہ میں جمع ہو کر اس مسئلہ پر غور کرنے لگ گئے تھے۔ اور چونکہ یہ معاملہ نہایت اہم تھا اس لئے حضرت ابوبکر رضؓ اور حضرت عمر رضؓ بھی اطلاع ہونے پر وہاں پہنچ گئے کیونکہ انہوں نے سمجھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی میں ہی آپ کا جنازہ پڑھے جانے سے پہلے پہلے خلافت کا فیصلہ ہو جانا چاہیئے تاکہ کوئی فتنہ پیدا نہ ہو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بیشک اس وقت فوت ہو چکے تھے۔ مگر چونکہ آپ کا جسد اطہر بھی مسلمانوں کے لئے تسکین اور فتنہ و فساد کو رو کنے کا موجب تھا اس لئے ان لوگوں نے اس مقصد کو مقدم سمجھ کر سقیفۂ بنی ساعدہ میں مشورہ شروع کر دیا۔ حضرت علی رضؓ اور حضرت عباس رضؓ کا چونکہ آپ سے دنیوی رشتہ تھا۔ اور دنیوی رشتہ عام طور پر ایسے حالات میں غالب آجاتا ہے۔ اس لئے ان کو یہ تو معلوم ہوا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جنازہ کا تو انہیں فکر نہیں ہوا اور خلافت کا فیصلہ کرنا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے ابتدا کی اور جنازہ جماعت کے ساتھ پڑھ دیا۔ ممکن ہے۔ بعد میں اور لوگوں نے بھی جماعتی طور پر جنازہ پڑھا ہو مگر جہاں تک میرا علم ہے میں یہی کہہ سکتا ہوں کہ ان لوگوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جماعت کے ساتھ جنازہ پڑھا ہے۔ بعد میں جب لوگوں کو معلوم ہوا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جنازہ ایک دفعہ ہو چکا ہے۔ تو انہوں نے فرداً فرداً آپ کا جنازہ پڑھنا شروع کر دیا۔ شاید انہوں نے اکٹھے ہو کر بھی جنازہ پڑھ لیا ہو۔ مگر غالباً بعد میں آنے والوں نے فرداً فرداً ہی جنازہ پڑھا ہے۔ ممکن ہے ان کا ذہن اس طرف گیا ہو کہ جب ایک دفعہ جماعت کے ساتھ جنازہ ہو چکا ہے تو دوسری دفعہ کس طرح پڑھا جا سکتا ہے۔ نیا نیا زمانہ تھا۔ اور ابھی مسائل پوری طرح واضح نہیں ہوتے تھے۔ اس لئے ممکن ہے اسی خیال کے زیر اثر انہوں نے بعد میں جماعت کے ساتھ آپ کا جنازہ نہ پڑھا ہو یا ممکن ہے۔ بعد میں بھی جماعت کے ساتھ پڑھ لیا گیا ہو۔ مگر جہاں تک مجھے علم ہے وہ یہی ہے کہ حضرت علی رضؓ اور حضرت عباس رضؓ وغیرہ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جنازہ جماعت کے ساتھ پڑھا تھا۔ اور بعد میں آنیوالوں نے آپ کا جنازہ فرداً فرداً پڑھا۔

وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیامۃ میں کفروا سے کون لوگ مراد ہیں

عرض کیا گیا کہ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیامۃ میں کفروا سے کون لوگ مراد ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ کفروا سے مراد یہود ہیں جنہوں نے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا انکار کیا ہم دیکھتے ہیں باوجود اس کے کہ عیسائی بگڑ چکے ہیں آج تک یہود پر انہی کا غلبہ ہے بلکہ آجکل لڑائی میں تو ہٹلر پھر یہودیوں کو مارنے پر تلا ہوا ہے۔ اور ہر جگہ انہیں ذلت و رسوائی نصیب ہو رہی ہے۔ اور اگر اتبعوک سے مراد روحانی متبع ہوں تو یہ روحانی متبع مسلمان ہیں اور مسلمان بھی یہودیوں پر ہمیشہ کے غالب رہے ہیں۔ گو یہ غلبہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئیوں کے ماتحت بھی ہوا ہے۔ لیکن اگر اس پیشگوئی کو بھی ملا لیا جائے اور سمجھ لیا جائے کہ مسلمان ہی حضرت مسیح ناصری پر سچا ایمان لانے والے ہیں۔ تو مسلمانوں کے یہود پر غلبہ کی ایک وجہ یہ پیشگوئی بھی قرار پائیگی۔ باقی رہے احمدی۔ سو ان کو بھی خدا تعالےٰ کفار پر غلبہ دے گا۔ اور چونکہ یہ پیشگوئی حضرت مسیح ناصری کے ماننے والوں کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی آپ کے مثیل ہیں۔ اس لئے جہاں جماعت احمدیہ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی پیشگوئیوں کی وجہ سے اور اسلام پر ایمان لانے کی برکت کی وجہ سے غلبہ ملیگا۔ وہاں اس پیشگوئی کے ماتحت بھی انہیں غلبہ حاصل ہوگا۔ بعض دفعہ کئی پیشگوئیاں مل کر غلبہ کا باعث بنتی ہیں۔ اور وہ سب چسپاں ہو جاتی ہیں۔ بہر حال اس آیت کے ظاہری معنوں کے لحاظ سے اتبعوک سے مراد عیسائی اور کفروا سے مراد یہود ہیں۔ اور واقعات نے تصدیق کر دی ہے کہ یہود کو آج تک حکومت نہیں ملی۔ وہ ہمیشہ عیسائیوں کے ماتحت ہی رہے ہیں

انبیاء عام لوگوں کیلئے اپنے ذاتی افعال میں نمونہ ہوتے ہیں

ایک دوست نے عرض کیا کہ بعض لوگ کہا کرتے ہیں۔ انبیاء لوگوں کے لئے نمونہ نہیں ہوسکتے کیونکہ انہیں اللہ تعالےٰ کی طرف سے خاص قوتیں عطا کی جاتی ہیں جو عام لوگوں کو حاصل نہیں ہوتیں اس لئے خاص قوتیں رکھنے والے انسان عام لوگوں کے لئے نمونہ نہیں ہو سکتے۔

حضور نے فرمایا۔ یہ بالکل بیجوڑ بات ہے۔ واقعہ کچھ ہے اور نتیجہ کچھ نکالا جاتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جب ہم انبیاء کی ان قوتوں کا ذکر کرتے ہیں جو خاص طور پر انہیں اللہ تعالےٰ کی طرف سے عطا کی جاتی ہیں۔ تو ان قوتوں کے متعلق ہم لوگوں کو یہ نہیں کہتے کہ وہ ان میں انبیاء کی متابعت کریں اور انہی جیسے کام کر کے دکھلائیں اگر ایسا کیا جائے تو بیشک لوگ کہہ سکتے ہیں کہ جب ہمارے اندر وہ قوتیں ہی نہیں جو اللہ تعالےٰ انبیاء کو عطا فرمایا کرتا ہے تو ہم ان باتوں میں کس طرح ان کی نقل کر سکتے ہیں۔ مگر ہم تو ایسا کہتے ہی نہیں مثلاً جب ہم بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اکیلے تھے۔ بے یار و مددگار تھے۔ ساری دنیا آپ کی مخالف تھی۔ پھر خدا نے آپ کے ہاتھ پر ایسے عظیم الشان نشانات دکھائے کہ دنیا لرز گئی۔ لوگوں کے قلوب میں تغیر پیدا ہو گیا اور انہوں نے آپ کو ماننا شروع کر دیا تو اس کے بعد اگر ہم یہ کہیں کہ اور لوگوں کو بھی ایسے ہی معجزات دکھانے چاہئیں تو وہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم ایسے معجزات کہاں دکھا سکتے ہیں۔ یہ تو انبیاء کے ساتھ مخصوص ہیں۔ لیکن ہم تو ایسا مطالبہ ہی نہیں کرتے ہم صرف ان باتوں میں انبیاء کی نقل کرنے کو کہتے ہیں۔ جن باتوں کی ہر شخص نقل کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ پس اس فرق کو سمجھ لینا چاہیئے۔ اور ان دونوں باتوں کو خلط کر کے نتیجہ نہیں نکالنا چاہیئے۔

ہم جب ان خاص تائیدات کا ذکر کرتے ہیں جو انبیاء کے ساتھ مخصوص ہوتی ہیں تو اس وقت ہم یہ نہیں کہتے کہ تم بھی ایسا ہی بننے کی کوشش کرو۔ مثلاً جب ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے معجزہ شق القمر کا ذکر کرتے ہیں

تو ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ اب لوگوں کا بھی فرض ہے۔ کہ وہ ایسے ہی معجزات دکھائیں۔ ہم صرف ان باتوں میں انبیاء کو نمونہ قرار دیتے ہیں۔ جو ہر شخص کے ساتھ تعلق رکھنے والی ہیں مثلاً ہم کہتے ہیں قربانی کرو۔ کیونکہ انبیاء نے قربانی کی۔ یا ہم کہتے ہیں نمازیں پڑھو۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نمازیں پڑھیں یا ہم کہتے ہیں۔ روزے رکھو۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزے رکھے۔ اب کوئی شخص ایسا نہیں ہو سکتا۔ جو کہے کہ میں نماز کس طرح پڑھوں۔ مجھے تو خدا نے نماز پڑھنے کی طاقت ہی نہیں دی۔ یا میں روزے کس طرح رکھوں۔ یا زکوٰۃ کس طرح دوں۔ یا حج کس طرح کروں۔ یہ سب باتیں ایسی ہیں جن پر لوگ عمل کر سکتے ہیں۔ وہ یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خدا نمازیں پڑھواتا تھا۔ ہم کس طرح پڑھیں۔ یا خدا ان سے روزے رکھواتا تھا ہم کس طرح روزے رکھیں پس جب ہم لوگوں کو کہتے ہیں۔ کہ وہ انبیاء کی نقل کریں۔ تو اس سے مراد انبیاء کے ذاتی افعال ہوتے ہیں۔ ورنہ جو غیر معمولی تائیدات ان کے شامل حال ہوتی ہیں۔ یا غیر معمولی نشانات جو ان کے ذریعہ ظاہر ہوتے ہیں۔ ان کے متعلق ہم یہ نہیں کہتے کہ لوگ ان کی بھی نقل کریں۔ بلکہ ہم صاف طور پر کہہ دیتے ہیں۔ کہ یہ نشانات خدا تعالیٰ کی طرف سے تھے۔ اور انبیاء سے ہی مخصوص تھے پس جو اعتراض کیا جاتا ہے۔ وہ صحیح نہیں انبیاء بہر حال ہمارے لئے نمونہ ہیں مگر اپنے ذاتی افعال میں۔ نہ ان خاص افعال میں جو الٰہی منشاء کے ماتحت ان سے ظاہر ہوتے ہیں:

---

۴۴ دیہات کے باشندے احمدی ہیں۔ ماہ ستمبر میں Cape Coast جانیکا اتفاق ہوا۔ وہاں کے رہنے والے شامی تجار اور ایک بیرسٹر کو تبلیغ کا موقعہ ملا۔ شامیوں کو عربی لٹریچر اور بیرسٹر کو انگریزی لٹریچر پڑھنے کے لئے دیا گیا۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ۵۲ نو مبایعین سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ اس دفعہ موسمی تعطیلات مدارس کو رمضان میں دی گئیں۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بعض اساتذہ مدارس اور بڑی کلاسز کے طلباء کو بیرونی جماعتوں کی تربیت کے لئے روانہ کیا گیا۔ روزانہ خطوط کے جوابات باقاعدہ دیئے جاتے ہیں

مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام

دارالسلام میں مسجد کے لئے زمین حاصل کرنیکی کوشش

مشرقی افریقہ کے مشن کی رپورٹیں جو اکثر شائع ہوتی رہتی ہیں۔ اس حقیقت کو پوری طرح واضح کرتی ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ان علاقوں میں کیسا شاندار کام ہو رہا ہے۔ کام کا حلقہ روز بروز وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ انچارج نے ماہ نومبر کی جو رپورٹ ارسال کی ہے۔ اس میں بتایا ہے۔ کہ اس مہینہ کے ابتدائی ایام میں انہوں نے دارالسلام میں احمدیہ مسجد کی تعمیر کے لئے زمین حاصل کرنے کے سلسلہ میں سعی کی جس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیابی کی امید ہے۔

مورو گورو میں تبلیغ

یہاں سے آپ مورو گورو پہنچے۔ جہاں جماعت احمدیہ قائم ہے۔ اس علاقہ کے سلطان اور دیگر رؤساء سے مکرم مولوی صاحب ملے۔ اور ان کے علاقوں کے مسلمانوں کی حالت کی اصلاح کے بارہ میں گفتگو کی۔ مقامی افسروں سے بھی ملاقات کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو جو وقار اس علاقہ میں حاصل ہو چکا ہے۔ اور اسکی امادی حیثیت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ ڈپٹی کمشنر نے مولوی صاحب سے وعدہ کیا۔ کہ اگر ان کے علاقہ میں احمدیہ مشن کھولا جائے اور سکول وغیرہ جاری کئے جائیں۔ تو وہ ہر ممکن امداد دینگے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ان علاقوں میں تبلیغی کام کی وسعت کے لئے کتنا بڑا میدان موجود ہے۔ مولوی صاحب کی خواہش ہے کہ اگر تین مزید مبلغ مل جائیں۔ تو کام کو کافی حد تک پھیلایا جا سکتا ہے۔ ورگٹہ میں مولوی صاحب نے بعض عربوں کو انفرادی طور پر تبلیغ کی۔ ایک افریقن شیخ سے ختم نبوت کے موضوع پر گفتگو شروع کی۔ مگر اس نے اپنی کمزوری کو بھانپ کر عدم فرصت کا بہانہ کر دیا:

ٹامبو کے علاقہ میں تبلیغ

ٹامبو کا علاقہ بہت خوشگوار ہے۔ یہاں عیسائیوں کا ایک بہت بڑا مشن ہے۔ برادر مختار احمد صاحب ایاز نے اپنی رخصت کے ایام میں اس علاقہ میں تبلیغ کی تھی۔ یہاں کے بعض لوگوں نے احمدیہ لٹریچر بھی خرید کیا۔ ایاز صاحب نے افریقن چیف اور بعض دیگر رؤساء کو بھی پیغام حق دیا۔ یہاں کے لوگ چاہتے ہیں کہ ایک سکول جاری کیا جائے۔ جس میں وہ اپنی طرف سے پانچ ہزار شلنگ تک امداد کرنے کو تیار ہیں مولوی صاحب عنقریب خود اس علاقہ میں جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ اور کامیابی عطا کرے۔

شیخ الامین کی اشتعال انگیزی اور حکام کی فرض شناسی

احباب بعض پہلی رپورٹوں میں پڑھ چکے ہیں۔ کہ شیخ الامین نے سلسلہ کے خلاف بعض اشتہارات شائع کئے تھے۔ جن کے معقول جوابات مولوی صاحب نے شائع کئے۔ یہ جوابی اشتہار بکثرت تقسیم کئے گئے۔ مورو گورو سے ٹبورا واپس آتے ہوئے مولوی صاحب تمام بڑے بڑے سٹیشنوں پر یہ اور دیگر تبلیغی اشتہار تقسیم کرتے رہے۔ شیخ موصوف کے بعض اشتہارات نہایت طور پر اشتعال انگیز تھے۔ جن کی طرف حکومت کے ذمہ وار حکام کو توجہ دلائی گئی۔ اور چیف سیکرٹری کینیا گورنمنٹ کی طرف سے مولوی صاحب کو اطلاع دی گئی ہے۔ کہ شیخ مذکور کو وارننگ کر دی گئی ہے۔ اور آئندہ اس قسم کی بیہودہ تحریرات کے شائع کرنے سے روک دیا گیا ہے۔ اس سے بھی معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ اس قدر دور دراز ممالک میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی آواز کو کیسا وقیع سمجھا جانے لگا ہے

تبلیغی لٹریچر کی اشاعت اور تربیتی کام

اس ماہ میں سواحیلی کے رسالہ کے اور الفضل کے خطبہ نمبر کے دس پرچوں کے علاوہ سنراز کے پرچے گورنر یوگنڈا گورنر کینیا گورنر ٹانگانیکا اور بعض دیگر اعلےٰ حکام کو روانہ کئے گئے۔ عربی رسالہ البشریٰ کے پرچے زنجبار۔ لامو۔ اور ممباسہ وغیرہ کے عربوں کو بذریعہ ڈاک بھیجے گئے۔ شہر میں بھی اور ٹانگانیکا میں بھی سواحیلی رسائل تقسیم کئے گئے۔ قریباً پانچ صد یورپین اور انڈین معززین سے سلسلہ تعارف پیدا کیا گیا۔

معلم امری عبیدی نے اس عرصہ میں احمدیت یا حقیقی اسلام کے ۳۸ صفحات کا سواحیلی میں ترجمہ کیا۔ امید ہے اب تک یہ کتاب مکمل ہو چکی ہوگی۔ کشتی نوح جو طبع ہو رہی ہے۔ اس کے پروف دیکھے گئے۔ گزشتہ سال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ پر جو تقریر کی تھی۔ معلم امری نے سن رائز سے اس کا سواحیلی میں ترجمہ کیا۔ ڈیڑھ صد خطوط لکھے گئے۔ جن میں سے بعض اعلےٰ سرکاری حکام کے نام تھے۔

اس عرصہ میں مولوی صاحب نے چھ درس دیئے۔ اور چار خطبات جمعہ پڑھے۔ جن میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات کی روشنی میں جماعت کو بعض اہم امور کی طرف متوجہ کیا۔

سلطان زنجبار اور سلطان مسقط کو مبارکباد

زنجبار اور مسقط کے حکمران خاندان نے اپنی حکومت کا دو صد سالہ جشن منانے کا فیصلہ کیا۔ ان کو مبارکباد کے تار دیئے گئے۔ جماعت ٹانگانیکا نے بھی مبارکباد کا تار بھجوایا۔ ہز ہائنس نے شکریہ کے تار جواب میں ارسال کئے۔

برکت لائبریری

شیخ صالح محمد صاحب نے اپنی مرحومہ بیوی کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام کتب مقامی لائبریری کے لئے دیں۔ ان کے علاوہ دارالسلام کے ایک دوست عبدالرشید صاحب نے اس لائبریری کے لئے ایک سو کے قریب کتب دیں۔ چنانچہ مسجد کے ایک ملحقہ کمرہ میں لائبریری کھول دی گئی ہے۔ جس کا نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے برکت لائبریری تجویز فرمایا ہے،

نیروبی میں سیرت النبی کا جلسہ

۵ نومبر کو نیروبی میں سیرۃ النبی کا جلسہ منعقد ہوا جس میں چار غیر مسلم معززین نے تقریریں کیں۔ پٹیل برادرہڈ میں بھی ایک غیر مسلم کونسلر کی صدارت میں سیرت النبی کا جلسہ ہوا۔ دونوں جلسے کامیاب رہے۔

تبلیغی رپورٹ احمدیہ مشن گولڈ کوسٹ بابت ماہ اگست و ستمبر

مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر سیالکوٹی لکھتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے کالونی کے پانچ سرکٹوں کا دورہ کیا۔ اکرافل سکول کی نگرانی اور جماعت کی تربیت کے لئے بارہ روز تک وہاں قیام کیا۔ یہاں سکول کی آئندہ ترقی کے بفضل خدا بہت سے امکانات ہیں۔ دو تین سال کے عرصہ میں سکول کی گرانٹ ۶۰ فیصدی سے ۷۰ فیصدی تک پہنچ چکی ہے۔ یہاں جماعت کی ایک خاصی تعداد ہے۔ اور قریباً ۹۰ فیصدی کی ۴۲

ذکرِ حبیب علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہدِ مبارک کی ایمان افزا باتیں

از حضرت مفتی محمد صادق صاحب

(۴)

کونٹ ٹالسٹائے کو تبلیغ

ملک روس میں ایک نہایت مشہور مصنف اور ریفارمر بنام کونٹ ٹالسٹائے گذرے ہیں۔ انہوں نے بہت سی کتابیں قومی اصلاح پر لکھی ہیں۔ میں نے اُن کے ساتھ خط وکتابت کی اور اسلام کی تبلیغ کی۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کے ظہور کی خبر دی۔ اور سلسلہ کا لٹریچر اُن کو بھیجا۔ بہت خط وکتابت کے بعد وہ اس بات کے قائل ہوئے کہ بےشک ہمیں اس زمانہ میں ایک مسیح کی ضرورت ہے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ نے جو تعلیم پیش کی ہے۔ وہ صداقت سے پُر ہے۔

پروفیسر ریگ کا قبولِ اسلام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آخری سفر لاہور میں مجھے ایک انگریز سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ جو اپنی سیاحت کے سبب مشہور تھا۔ اور اپنی مختلف ممالک کے سفروں کو بطور لیکچر کے میجک لینٹرن کی تصویروں کے ساتھ بیان کیا کرتا تھا۔ میں نے لاہور کے ریلوے تھیٹر میں اس کا لیکچر سنا۔ اور لیکچر کے بعد میں اس کو تبلیغ کی۔ جس کا اُس پر بہت اچھا اثر ہوا۔ تب میں نے اس کو کہا۔ کہ پروفیسر صاحب آپ نے بہت دنیا دیکھی اور بہت سے عجائبات ملاحظہ کئے۔ کیا آپ نے کبھی کوئی خدا کا نبی بھی دیکھا۔ اُس نے کہا۔ میں نے تو کوئی نبی نہیں دیکھا گو میرے دل میں ہمیشہ سے یہ شوق ہے۔ کہ کاش کسی نبی سے میری ملاقات ہوتی۔ میں نے اُسے کہا۔ کہ آج ایک خدا کا نبی لاہور کے شہر میں موجود ہے اگر آپ اس کو ملنا چاہیں۔ تو میں آپ کی ملاقات کرا سکتا ہوں۔ وہ اس بات کو سنکر خوشی سے اچھلنے لگا۔ اور میری منت کی۔ کہ آپ کل ہی میری ملاقات اُن سے کرائیں۔ میں نے کہا۔ کہ میں کل کا وعدہ نہیں کرسکتا۔ کیونکہ پہلے ان کی اجازت حاصل کرنا ضروری ہے۔ اگر اجازت مل گئی۔ تو میں آپ کو آپ کے ہوٹل پر اطلاع کردونگا۔ چنانچہ میں نے دوسرے دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں سب بات عرض کی۔ حضورؑ نے ہنستے ہوئے فرمایا۔ آپ تو انگریزوں ہی کا شکار کرتے ہیں۔ اچھا اس کو کل لے آئیں۔ چنانچہ دوسرے دن وہ اپنی لیڈی کے ساتھ آیا۔ اور نہایت اہم مذہبی مسائل دریافت کرتا رہا۔ اور جو جواب حضرت صاحبؑ نے دیئے۔ اُن سب پر بہت تشفی اور اطمینان کا اظہار کرتا رہا۔ اور ایک دوسری ملاقات کے واسطے درخواست دی۔ جو حضرت صاحب نے قبول فرمالی۔ اس کے بعد وہ نیوزیلینڈ کے ملک کو چلا گیا لیکن میرے ساتھ خط وکتابت کا سلسلہ جاری رکھا۔ اور بالآخر اس نے اسلام قبول کیا۔ اور اپنے احمدی مسلمان ہونے کا اپنے ملک کے لوگوں میں اظہار کرتا رہا۔ اس کا نام پروفیسر ریگ تھا۔

خط وکتابت سے مسلمان ہوئے

انگلستان اور امریکہ جاکر جو تبلیغ کرنے کی عاجز کو توفیق ہوئی۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں اور توجہ کا نتیجہ تھا۔ ورنہ میں اپنی جسمانی کمزوری کے لحاظ سے کبھی اپنے آپ کو اس قابل نہ سمجھتا تھا۔ کہ میں سمندر کا سفر کرسکوں۔ ولایت جانے سے قبل خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بھی عاجز کی عادت تھی کہ یورپ اور امریکہ اور آسٹریلیا وغیرہ کے اخبارات اور رسالے منگواتا اور اُن سے بعض لائق آدمیوں کے ایڈریس لے کر اُنہیں تبلیغی خطوط لکھتا رہتا اس طرح کئی ایک اصحاب نے قبولِ اسلام کیا۔ جن میں سے بعض کے نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم کے صفحہ ۷۸ پر درج کئے ہیں مثلاً حسن اینڈرسن۔ ڈاکٹر جارج بیکر۔ مسٹر راجرز لیڈی الزبتھ۔ آنٹ روز وغیرہ۔

شہادتیں میں نے جمع کیں

جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب نزول المسیح تصنیف فرمائی۔ اور اُس میں اپنی ایسی ۱۲۳ پیشگوئیاں درج کیں۔ جو پوری ہوچکی تھیں۔ تو اُن پیشگوئیوں کے پورا ہونے کی شہادتوں کی فہرست تیار کرنے کا کام میرے اور حضرت خلیفہ نورالدین صاحب جمونی مرحوم کے سپرد کیا۔ اور وہ فہرست ہم دونوں نے تیار کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش کی۔ اور حضور علیہ السلام نے اُس کو درجِ کتاب کیا۔

ملک اٹلی میں تبلیغ

۱۹۰۴ء میں ملک اٹلی میں فری تھنکروں FREE THINKERS کی ایک کانفرنس ہوئی اُس کانفرنس میں پڑھنے کے واسطے۔ میں نے بھی ایک مضمون انگریزی زبان میں لکھ کر بھیجا۔ اُس مضمون میں میں نے دہریت کا رد کرتے ہوئے اسلام اور احمدیت کی صداقت پیش کی تھی۔

ایڈیٹر مارننگ پوسٹ

۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دہلی تشریف لے گئے۔ تو میں بھی حضور کے ہمرکاب تھا اُن دنوں دہلی میں ایک روزانہ انگریزی اخبار شائع ہوا کرتا تھا۔ جس کا نام تھا MORNING POST مارننگ پوسٹ میں اُس اخبار کے ایڈیٹر کو ملنے کے واسطے گیا۔ وہ انگریز تھا۔ میں نے اُس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دہلی میں موجود ہونے کا اور آپ کے دعاوی کا تذکرہ کیا۔ وہ بہت خوش ہوا۔ اور اُس نے درخواست کی کہ میں حضرت صاحب سے اس کی ملاقات کرادوں۔ چنانچہ میں نے حضرت مسیح موعودؑ سے اجازت حاصل کی۔ اور وقت مقررہ پر اُس کو بلایا۔ حضرت صاحب کے خدمت میں حاضر ہوکر اُس نے منجملہ اور باتوں کے یہ سوال کیا کہ آپ کی رائے میں موجودہ مسلمانوں کے زوال کا کیا باعث ہے۔

حضرت صاحب نے جواب دیا کہ مسلمانوں کے زوال کا باعث اُن کا عقیدہ خونی مہدی کے آنیکا ہے اُس نے پھر عرض کیا۔ کہ مجھے یہ بات سمجھ نہیں آئی۔ کہ خونی مہدی کے آنے کا عقیدہ کسطرح کسی قوم کے زوال کا باعث ہوسکتا ہے۔ حضور نے جواب میں فرمایا۔ کہ آپ لوگ جو دنیا کے کاروبار میں محنت اور مشقت اٹھاتے ہو تو اسکی غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ کچھ روپیہ جمع ہوجائے۔ اور زندگی میں فراغت حاصل ہو۔ جن لوگوں کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ عنقریب ہمارے لئے ایک ایسا مہدی پیدا ہوگا۔ جو تمام غیر مسلموں کو قتل کر کے انکے اموال اور روپیہ ہمارے سپرد کردیگا۔ تو اُن کو کیا ضرورت پڑی ہے۔ کہ وہ پھر محنت ومشقت اٹھائیں غرض اسی عقیدہ نے اُن کو سست اور نکما کردیا ہے۔ اور یہی اُن کے زوال کا موجب ہے۔ اس ملاقات کے بعد اُسنے اخبار میں ذکر کیا۔

یسوع صاحب شریعت نبی نہ تھا

اگست ۱۹۰۱ء میں میری خط وکتابت بشپ لیفرائے کے ساتھ اس مضمون پر ہوئی تھی۔ کہ موسےٰ صاحب شریعت نبی تھا۔ اس واسطے ضروری ہے کہ موسیٰ کا مثیل جو ہو۔ وہ بھی صاحبِ شریعت ہو۔ اور وہ حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تھے۔ بشپ صاحب نے بالآخر اس امر کا اقرار کیا۔ کہ یسوع صاحب شریعت نبی نہ تھا۔ اور بشپ صاحب کی وہ چٹھی بزبان انگریزی جو میرے نام آئی تھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب خطبہ الہامیہ کے ٹائیٹل پیج کے بعد پہلے صفحہ پر درج کی۔

پادری پگٹ

۱۹۰۲ء کا واقعہ ہے۔ کہ میں نے کلکتہ کے ایک انگریزی اخبار میں پڑھا۔ کہ لنڈن میں کوئی صاحب پادری پگٹ نام ہیں جنہوں نے یہ دعوے کیا ہے۔ کہ میں مسیح موعود ہوں۔ میں نے اس کو خط لکھا۔ اور اس کے اشتہار منگائے۔ اور وہ اشتہار ترجمہ کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش کئے۔ اور عرض کی۔ کہ حضور بھی دعوے مسیح موعود ہونے کا کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی حضور کو یہ الہام ہوا ہے۔ کہ آج دنیا میں سب سے سچا مذہب اسلام ہے۔ اب یہ شخص لنڈن میں کھڑا ہوا ہے اور وہ

مسیح موعود ہونے کا مدعی ہے۔ اور ساتھ ہی یہ اعلان کرتا ہے۔ کہ دینِ عیسوی سب سے سچا مذہب ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ ہو نہیں سکتا۔ وہ بھی خدا کی طرف سے ہو۔ اور مجھے بھی خدا نے ہی بھیجا ہو۔ اور اسکو خدا نے کچھ اور کہا ہو۔ اور مجھے اسکے خلاف کچھ اور کہا ہو۔ یا تو وہ سچا نہیں۔ یا ہم سچے نہیں۔ اسکے اشتہاروں کا ترجمہ جو آپ نے کیا ہے۔ یہ مجھے دے دیں۔ میں اس کا جواب لکھوں گا۔ اس سے اگلے دن حضورؑ نے ایک چھوٹا سا اشتہار اردو میں لکھ کر مولوی محمد علی صاحب کو بھیجا۔ کہ اسکو انگریزی میں ترجمہ کرکے یورپ۔ امریکہ میں شائع کیا جائے۔ اس اشتہار میں حضورؑ نے اتنا ہی لکھا۔ اے پگٹ تمہارے اشتہار ہمارے سکرٹری کے پاس پہنچے (سکرٹری سے مراد یہ عاجز تھا) تو اپنے دعوے میں جھوٹا ہے۔ خدا کی طرف سے کوئی وحی تم کو ایسی نہیں ہوئی۔ یا تو تم توبہ کرو۔ ورنہ تم ہلاک ہو جاؤ گے۔ اور اس کے نیچے حضرت صاحب نے اپنے دستخط اس طرح کئے۔

النبی مرزا غلام احمدؐ

اور مولوی محمد علی صاحب نے اس کا انگریزی میں ترجمہ کرکے شائع کیا۔ تعجب ہے۔ کہ اب وہی مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت کے منکر ہو رہے ہیں۔ اس اشتہار کے ولایت پہنچنے کے بعد پادری پگٹ بالکل خاموش ہو گیا۔ اور پھر اس نے اپنے دعوے کا بھی ذکر نہیں کیا۔ اور نہ کبھی کوئی اشتہار دیا۔ اور نہ اپنا کوئی سلسلہ قائم کیا۔ اور خاموشی کی زندگی گذارتا ہوا مر گیا۔

پادری ڈوئی کا نشان

سنہ ۱۹۰۳ء یا اس کے قریب کا واقعہ ہے کہ امریکہ سے ایک پادری بنام ڈوئی کے اشتہارات میرے پاس آئے۔ جن میں اس نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اور کہا کہ میں نبی الیاس ہوں۔ اور مسیح موعود میرے بعد آئیگا۔ میں مسیح موعود کے لئے بطور پیش خبر کے الیاس نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ میں نے ان اشتہارات کو حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کیا۔ اس کا ایک ہفتہ وار اخبار بھی شائع ہوا کرتا تھا۔ جس کا نام تھا۔ لیوز آف ہیلنگ۔ حضورؑ نے فرمایا۔ کہ آپ اس کا اخبار منگایا کریں۔ اور مجھے ترجمہ کرکے سنایا کریں۔ اور اس اخبار کے منگانے کے واسطے کچھ روپے بھی مجھے دیئے۔ جب وہ اخبار آنے لگا۔ تو میں اس کا ترجمہ نماز مغرب کے بعد مسجد مبارک میں حضرت صاحبؑ کی خدمت میں سنایا کرتا تھا۔ ان دنوں حضورؑ کی عادت تھی۔ کہ نماز مغرب سے نماز عشاء تک مسجد مبارک کی شہ نشین پر تشریف رکھا کرتے تھے۔ ایک مدت تک ہر ہفتہ وہ اخبار حضور سنتے رہے۔ یہاں تک کہ اس نے اپنے ایک لیکچر میں یہ بات کہی۔ کہ میں دنیا کے مسلمانوں کو ہلاک کر دوں گا۔ اور تمام دنیا پر عیسائی مذہب پھیلا دوں گا۔ اس کی اس تقریر کو سنکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بہت غیرت آئی۔ اور آپؑ نے اس کے مقابلے کے لئے ایک اشتہار لکھا۔ کہ تم میرے مقابلے میں آؤ۔ اور دعاؤں میں اور پیشگوئیاں کرنے میں میرا مقابلہ کرو۔ خدا تمہیں شکست دیگا۔ اور مقابلہ نہ کرو۔ تب بھی تم ہلاک ہو جاؤ گے۔ اس اشتہار کے پہنچنے پر اس نے اپنے ایک لیکچر میں جواب دیا۔ کہ میں ایسے لوگوں کو مکھیوں اور مچھروں کی طرح ہلاک کر دوں گا۔ اس کے اس اعلان کے بعد دو سال نہ گذرے ہوں گے۔ کہ اس کے بعض خاص مرید اور اسکی بیوی اس کے مخالف ہو گئے۔ کہ یہ جھوٹا ہے۔ اور خواہ مخواہ لوگوں کا روپیہ ضائع کرتا ہے۔ اور اسکی جائیداد پر قبضہ کر لیا۔ جس پر مقدمہ چلا اور مقدمہ میں اسکو ناکامی ہوئی۔ اور اس صدمہ سے اس پر فالج گرا۔ اور اسی بیماری میں مر گیا۔

گوری چڑیا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک کشف میں دیکھا تھا۔ کہ آپؑ نے سفید چڑیاں پکڑی ہیں۔ اور اسکی تعبیر میں فرمایا کرتے تھے۔ کہ یورپ امریکہ کے گورے لوگ ہمارے ہاتھ پر مسلمان ہوں گے۔ اس رویا کے پورا کرنے میں عاجز کو بھی حصہ ملا۔ چنانچہ میرے ولایت جانے پر لنڈن میں جو پہلا شخص میرے ہاتھ پر مسلمان ہوا۔ اس کا نام مسٹر سپیرو تھا۔ سپیرو انگریزی میں چڑیا کو کہتے ہیں۔ یہ اسکی تصویر ... (حبیب) صفحہ ۱۰۱ دکھایا گیا ہے

جرمن کتب کے حوالے

جرمن مصنفین شلر میخر اور ... وغیرہ جنہوں نے لکھا ہے۔ کہ مسیح صری صلیب پر نہیں مرا۔ اور مسیح کی آمد ثانی کے متعلق کئی عیسائی کتابوں کے حوالے میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش کئے۔ جو حضور نے قابل قدر سمجھ کر اپنی کتب تحفہ گولڑویہ وغیرہ میں درج کئے۔

پوتھی بابا نانکؒ

سنہ ۱۹۰۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۸ آدمیوں کا ایک وفد گورو ہر سہائے ضلع فیروزپور کو بھیجا۔ کیونکہ سنا گیا تھا۔ کہ وہاں باوا نانک صاحب کی ایک پوتھی رکھی ہے۔ جس سے برکت حاصل کرنے کے واسطے دور دور سے سکھ لوگ آیا کرتے ہیں۔ اس وفد میں عاجز بھی شامل تھا۔ اور ہم نے دیکھا۔ کہ وہ پوتھی قرآن شریف ہی تھا۔ اور قلمی لکھا ہوا تھا۔ اور اسکو باوا صاحب ہمیشہ اپنے پاس رکھتے ہیں۔ وہاں سے واپس آکر میں نے اس کے متعلق ایک رپورٹ حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کی۔ جو حضورؑ نے کتاب چشمہ معرفت صفحہ ۳۳۷ پر درج فرمائی فالحمد للہ۔

کتاب امہات المومنین

جب کسی عیسائی نے کتاب امہات المومنین لکھی۔ اور مسلمانوں میں بہت شور مچا۔ تو انجمن حمایت اسلام لاہور نے گورنمنٹ میں ایک میموریل بھیجا۔ کہ اس کتاب کو ضبط کیا جائے۔ اور اس کے مصنف کو سزا دی جائے۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بذریعہ وحی الٰہی یہ خبر دی۔ کہ انجمن کو اس میموریل میں ناکامی ہوگی۔ میں نے اس الہام کی خبر لاہور میں ایک جلسہ میں سنائی۔ اور جب یہ الہام پورا ہو گیا۔ تو میں نے حضرت صاحب کی خدمت میں ایک خط لکھا۔ حضورؑ نے میرا خط اپنی کتاب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۲۷۵ پر درج کیا۔

آخری دعا

اب میں احباب سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ جو اصحاب مجھے دعا کے واسطے خط لکھتے ہیں۔ میں ان کے واسطے دعا ضرور کرتا ہوں۔ مگر سب کو خط کا جواب نہیں لکھ سکتا۔ جواب نہ جانے سے کوئی یہ نہ سمجھے۔ کہ دعا نہیں کی گئی۔ مجھے ان ایام میں دو تکلیفیں ہیں۔ ایک حبس البول کے دورے اور دوسرا آنکھوں میں غبار۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ ان امراض سے صحت کے لئے اور خاتمہ بالخیر کے لئے میرے واسطے دعا کرتے رہیں۔

بالآخر میں پھر دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل رحم کرم اور بخشش کے وسیلہ سے اس تقریر کو سننے اور پڑھنے والوں کے واسطے رحمت۔ برکت اور نیک کاموں کے کرنے کی توفیق کا موجب اور اپنی پاک رضامندیوں کے حصول کا ذریعہ بنائے۔ آمین ثم آمین۔

واخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ایک تازہ ارشاد

ایک دوست جو تحریک جدید کے دفتر اول میں بوجہ بے کاری۔ بیماری وغیرہ شامل نہیں ہو سکے۔ اب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا دفتر ثانی میں شمولیت کا خطبہ پڑھ کر اسی خیال سے کہ ۳۱ر دسمبر وعدوں کی آخری تاریخ ہے۔ حالانکہ وعدوں کی آخری میعاد ۷ر فروری ہے۔ دفتر ثانی کے سال اول کے لئے ایک ماہ کی آمد پیش کرتے ہوئے اجازت چاہتے ہیں۔ کہ حضور دفتر اول میں بھی شامل ہونے کی منظوری فرما دیں۔ اس پر حضور ایدہ اللہ دفتر ثانی کے سال اول کی منظوری فرماتے ہوئے فرماتے ہیں:۔ ”دفتر دوم کی شمولیت دفتر اول کی طرح ہے۔ اس لئے اس میں الگ شامل ہونے کی ضرورت نہیں۔ ایک ماہ کی آمد کے وعدے سے دفتر دوم میں شامل ہو سکتا ہے۔ انیس سال تک خدا تعالیٰ چاہے۔ تو ایک ماہ کی آمد دینے کا وعدہ کرکے ادا کرنا ہے۔“

اور بھی بعض احباب نے یہی درخواست کی ہے۔ کہ ہم دفتر ثانی کے سال اول میں ایک ماہ کی آمد دیتے ہیں۔ دفتر اول میں بھی شامل ہونے کی اجازت ہو۔ انہیں یاد رہنا چاہیئے۔ کہ دفتر ثانی والے انیس سال تک متواتر راہ خدا میں قربانی کرتے ہوئے دفتر اول کے مجاہدوں کے ساتھ مل جائیں گے۔ اس لئے انہیں جو دفتر ثانی کے سال اول میں ایک ماہ کی آمد کا وعدہ کرتے اور آئندہ سالوں میں وہ ہر سال اضافہ سے ایک ماہ کی آمد دیتے رہینگے دفتر اول میں شامل ہونے کی ضرورت نہیں۔ آپ اگر اب تک تحریک جدید کے جہاد میں شامل نہیں۔ تو اب شامل ہو کر راہ خدا میں قربانی کریں۔ اللہم وفق لما تحب و ترضیٰ۔

(برکت علی خان فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر اسلام کیلئے جائیدادیں وقف کرنیوالوں کی سولھویں فہرست

کھاتہ نمبر	نام و پتہ	جائیداد
۱۰۶۹	منشی تارا میا برہمن بڑیہ بنگال	ایک ماہ کی آمد
۱۰۷۰	رر اسمٰعیل میا رر رر	رر رر
۱۰۷۱	رر عبد الحمید صاحب رر رر	رر رر
۱۰۷۲	رر محمد اسمٰعیل صاحب رر رر	رر رر
۱۰۷۳	رر مالو میا رر رر	رر رر
۱۰۷۴	رر تانو میا رر رر	رر رر
۱۰۷۵	رر اکرام الدین صاحب رر رر	رر رر
۱۰۷۶	رر لال میا رر رر	رر رر
۱۰۷۷	رر عبد الجلیل رر رر	رر رر
۱۰۷۸	رر رحیم خان رر رر	رر رر
۱۰۷۹	رر عبد الوہاب رر رر	رر رر
۱۰۸۰	رر فضل الرحمٰن رر رر	رر رر
۱۰۸۱	رر عبد الصمد رر رر	رر رر
۱۰۸۲	منشی امیر الدین صاحب منشی دھانو صاحب منشی تارا میا صاحب برہمن بڑیہ بنگال	رر رر
۱۰۸۳	رر افسر الدین صاحب رر رر	رر رر
۱۰۸۴	رر آصف علی صاحب رر رر	رر رر
۱۰۸۵	رر کفیل الدین رر رر	رر رر
۱۰۸۶	رر سورج میا رر رر	رر رر
۱۰۸۷	رر اصواب علی رر رر	ساری زمین
۱۰۸۸	رر عبد الاحد رر رر	ایک ماہ کی آمد
۱۰۸۹	رر عبد الستار رر رر	رر رر
۱۰۹۰	رر مومن خان صاحب رر رر	رر رر
۱۰۹۱	رر سورج علی صاحب رر رر	رر رر
۱۰۹۲	محترمہ فیروزہ بیگم صاحبہ رر رر	رر رر
۱۰۹۳	رر شہید النساء بیگم رر رر	رر رر
۱۰۹۴	رر اکبر النساء بیگم رر رر	رر رر
۱۰۹۵	رر خطیب النساء بیگم صاحبہ رر رر	رر رر
۱۰۹۶	رر نورجہاں بیگم صاحبہ رر رر	رر رر
۱۰۹۷	منشی عبد الکریم صاحب رر رر	رر رر
۱۰۹۸	رر مطیع الرحمٰن صاحب رر رر	رر رر
۱۰۹۸/۱	محترمہ فخر النساء بیگم صاحبہ ضلع ہمیر پور	سارا زیور
۱۰۹۹	مستری مہر الدین صاحب بوٹ میکر سیالکوٹ	ساری جائیداد
۱۱۰۰	چودھری فیض احمد صاحب چک ۱۲۲ ضلع منٹگمری	رر
۱۵۶۷	رر محمد بشیر صاحب فاروقی سیالکوٹ چھاؤنی	۲ ماہ کی آمد
۱۵۶۷/۱	اہلیہ رر رر رر رر	سارا زیور
۱۵۶۸	چودھری امجد صاحب سیالکوٹ	ساری جائیداد
۱۵۶۹	رر محمد یوسف صاحب گوجرانوالہ	ساری جائیداد اور ایک ماہ کی آمد
۱۵۷۰	کوارٹر ماسٹر حوالدار مولوی عمر خطاب صاحب بالاکوٹی	۱۰۰/- روپیہ
۱۵۷۱	منشی غلام احمد صاحب منشی واٹر کورس سندھ	ساری جائیداد
۱۵۷۲	سید عباس علی شاہ صاحب سندھ	رر
۱۵۷۳	نائک محمد نذیر صاحب ۰۷۰ E-A-S	ایک ماہ کی آمد
۱۵۷۴	چودھری محمد اسمٰعیل صاحب ہیڈ ماسٹر شیخوپورہ	ساری جائیداد
۱۵۷۵	رر عبد الکریم صاحب فیروزپور چھاؤنی	ایک ماہ کی آمد
۱۵۷۶	رر محمد عزیز الدین صاحب دار الرحمت قادیان	ساری جائیداد
۱۵۷۷	رر مشتاق احمد صاحب باجوہ سرگودھا	۲ ماہ کا جیب خرچ
۱۵۷۸	میاں محمد قدرت اللہ صاحب سندھ	ساری جائیداد
۱۵۷۹	محترمہ ربیعہ خانم صاحبہ قادیان	اپنا مکان
۱۵۸۰	سید محمد اسمٰعیل صاحب قادیان	ساری جائیداد
۱۵۸۰/۱	اہلیہ رر رر رر رر	رر رر
۱۵۸۱	ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب بنگالی رر	ایک ماہ کی آمد
۱۵۸۲	چودھری اللہ داد خان کالا گجراں	رر رر رر
۱۵۸۳	اہلیہ محمود الحسن صاحب ناگا پٹم	سارا زیور
۱۵۰۰	مرزا محمد صفدر صاحب لاہور	۲ ماہ کی آمد
۱۵۰۱	میاں عبد العزیز صاحب عزیز منزل قادیان	ساری جائیداد
۱۵۰۲	چودھری محمد شفیع صاحب انبالہ چھاؤنی۔ پراویڈنٹ فنڈ	
۱۵۰۳	چودھری مولا داد خان صاحب مسٹر گوردا سپور	ساری جائیداد اور ماہوار پنشن
۱۵۰۴	رر نور احمد خان صاحب سارچور	ساری زمین
۱۵۰۵	چودھری نذیر احمد صاحب لاہور	ساری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ
۱۵۰۶	ڈاکٹر عبد الحمید صاحب اسسٹنٹ سرجن کھنڈوہ	ساری جائیداد
۱۵۰۷	اہلیہ صاحبہ عبد الحمید صاحب اسسٹنٹ سرجن رر	رر رر
۱۵۰۸	مرزا برکت علی صاحب دار العلوم قادیان	وعدہ ۷۵/-
۱۵۰۹	چودھری عبد اللہ خان صاحب کھاریاں گجرات	آمد دو ماہ
۱۵۱۰	رر برکت علی صاحب رر رر	ساری جائیداد
۱۵۱۱	مستری فضل کریم صاحب رر رر	رر رر
۱۵۱۲	سید عبد الستار شاہ صاحب A.B.P.A-18	ایک ماہ کی آمد
۱۵۱۳	محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ نذیر احمد خان صاحب شمشاد نئی دہلی	سارے زیورات
۱۵۱۴	سردار بیگم صاحبہ بیوہ ملک فضل حسین صاحب نو مسلم لاہور	تین مکان پختہ
۱۵۱۵	چودھری سعید احمد خان صاحب معرفت مرزا محمد صفدر بیگ صاحب لاہور	آمد ایک ماہ
۱۵۱۶	محمود احمد صاحب و محبوب عالم صاحب نیلا گنبد لاہور	ایک مکان
۱۵۱۷	مولوی احمد خان صاحب نسیم مولوی فاضل قادیان	نو مرلہ زمین
۱۵۱۸	حکیم احمد دین صاحب واقف زندگی دار الصحت قادیان	۱۸ مرلہ زمین
۱۵۱۹	بابو کلیم الرحمٰن صاحب کارکن نظارت امور عامہ مع اہلیہ	ایک کنال زمین
۱۵۲۰	سید محمد مسعود صاحب سب انسپکٹر پولیس شیخوپورہ	ایک ماہ کی آمدنی
۱۵۲۱	چودھری محمد شفیع صاحب پٹواری تلونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور	رر رر
۱۵۲۲	رر عبد العزیز صاحب مبلغ بگول گھوڑیواہ	ساری جائیداد
۱۵۲۳	رر فرزند علی صاحب صادق ولد چودھری حسین بخش صاحب ریاست کپورتھلہ	رر رر
۱۵۲۴	رر محمد شریف صاحب ڈسکہ کلاں سیالکوٹ	وعدہ ۲۰۰/-
۱۴۷۲	رر احمد دین صاحب سٹور کیپر۔ جہلم	ایک ماہ کی آمد
۱۴۷۳	خواجہ غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل قادیان	ساری آمد و ساری جائیداد
۱۴۷۴	میاں عبد الکریم صاحب نیا گاؤں لکھنؤ	۲ ماہ کی آمد
۱۴۷۵	میاں عبد الغنی صاحب عبد سائیکل ورکس قادیان	ساری آمد و ساری جائیداد
۱۴۷۶	چودھری محمد ابراہیم صاحب سندر گڑھ امرتسر	ساری زمین
۱۴۷۷	چودھری عبد الرحیم صاحب معرفت عبد الغنی صاحب ہوشیارپور	ساری جائیداد
۱۴۷۸	شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی قادیان	رر رر
۱۴۷۹	چودھری بشیر محمد صاحب کلرک ملتان کچہری	رر رر
۱۴۸۰	محترمہ برکت بی بی صاحبہ والدہ عبد الحمید صاحب آصف قادیان	وعدہ ۱۰/-
۱۴۸۱	محمد حیات صاحب قیصرانی ۱/۱۸ بلوچ رجمنٹ	ماہوار آمد
۱۴۸۲	چودھری مبارک علی صاحب گورداسپور	ساری جائیداد
۱۴۸۳	مبارک احمد صاحب ولد میاں محمد بخش صاحب شیخوپورہ	ایک کنال زمین
۱۴۸۴	عبد السلام صاحب ممباسہ	ایک مکان
۱۴۸۵	ڈاکٹر احمد علی صاحب صنوبر منزل	ایک مکان ۔ ایک کنال زمین
۱۴۸۶	میاں خادم علی صاحب سیالکوٹ	ایک ماہ کی آمد
۱۴۸۷	پیر اکبر علی صاحب ایم۔ ایل۔ اے فیروزپور	ساری جائیداد اور آمد
۱۴۸۸	میاں محمود الحسن صاحب کلکٹر گنجام ۔ اڑیسہ	۲ ماہ کی آمد
۱۴۸۹	مرزا محمد اسمٰعیل صاحب کوئٹہ	ایک رر رر
۱۴۹۰	صوفی عبد الرحمٰن صاحب رر	۲ رر رر
۱۴۹۱	ناظر حسین صاحب رر	۲ رر رر
۱۴۹۲	مولوی عبد اللطیف صاحب رر	جائیداد مالیتی ایک ہزار روپیہ
۱۴۹۳	ماسٹر عبد الکریم صاحب رر	آمدنی ۲ ماہ
۱۴۹۴	میاں بشیر احمد صاحب رر	رر ۱ رر
۱۴۹۵	چودھری محمد خان صاحب لدھیانہ	ساری آمدنی
۱۴۹۶	رر محمد اقبال صاحب معرفت چودھری نور احمد صاحب سیالکوٹ	آمد ۲ ماہ
۱۴۹۷	مولوی قمر الدین صاحب دار الرحمت قادیان	ایک مکان اور آمد
۱۴۹۸	امیر احمد صاحب خالد دار سیالکوٹ	ایک ماہ کی آمد
۱۴۹۹	سپاہی کرم الٰہی صاحب معرفت 16.A.B.P.A	آمد ایک ماہ

انچارج تحریک جدید

تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۳۱ دسمبر نہیں

بعض احباب کرام کو یہ غلط فہمی ہو رہی ہے کہ تحریک جدید کے چندوں کے وعدے کرنے کی آخری میعاد ۳۱ دسمبر ۱۹۴۴ء ہے ۔ یہ غلط ہے۔ وعدے کرنے کی آخری میعاد ۷ فروری ۱۹۴۵ء ہے جیسا کہ فرمایا " میں اس امر کی وضاحت کئے دیتا ہوں کہ بہتر تو یہی ہے کہ ۳۱ دسمبر تک تحریک جدید کے گیارھویں سال کے وعدے مرکز میں پہنچ جائیں۔ لیکن اگر کوئی روک پیدا ہو جائے تو ۷ فروری ۱۹۴۵ء تک وعدے بھجوانے کی اجازت ہے۔ اور جیسا کہ گذشتہ سالوں میں بھی ہوا کرتا تھا ساتھ فروری آخری میعاد ہے " تا پس ۳۱ دسمبر گزر جانے سے دوست غلط فہمی میں نہ رہیں۔ کہ اب وعدوں کا وقت ختم ہو گیا۔ بلکہ ہندوستان کے وہ علاقے جہاں اردو سمجھی جاتی ہے ان علاقوں کی جماعتوں یا افراد کو ۷ فروری تک وعدہ بھجوانے کی اجازت ہو گی اور وہ اپنے وعدے بھجوائیں۔ اسی طرح ترجمۃ القرآن کے وعدے جن جماعتوں یا افراد سے نہیں آئے۔ خواہ وہ مردوں کے وعدے ہوں یا لجنہ اماء اللہ دوست جلد سے جلد بھجوائیں۔ اور تراجم قرآن کریم کا روپیہ مرکز میں ارسال کرتے وقت یاد رکھیں کہ اسم وار تفصیل کے ساتھ داخل کریں تا باقاعدہ حساب مرکز میں رہے اور ادا کرنے والوں کے نام حضرت حضور کے دعا کے لئے پیش ہوتے رہیں

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کرے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

ع ۷۷۲۰ منکہ باٹو بی بی زوجہ شیخ شیر علی قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن موضع کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری۔ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۷/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ چند قطعات زرعی زمین ساڑھے پانچ بیگھہ مختلف اقسام کے قیمتی -/۱۱۰۰ روپیہ رہائشی مکان خام قیمتی -/۲۰۰ روپیہ۔ زیورات طلائی قیمتی -/۴۰۰ روپیہ۔ زیورات نقرئی قیمتی -/۷۰ روپے لہذا کل جائیداد کی مجموعی قیمت -/۱۷۷۰ روپے ہوئی جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ نشان انگوٹھا باٹو بی بی۔ گواہ شد شیخ شیر علی خاوند موصیہ۔ گواہ شد شیخ علی احمد پسر موصیہ۔

ع ۷۸۶۳ منکہ ہاجرہ بیگم بیوہ غلام احمد صاحب مرحوم قوم کشمیری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۱ء ساکن امرتسر ضلع امرتسر صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری کوئی جائیداد نہیں منقولہ ہو یا غیر منقولہ سوائے [illegible] روپیہ نقد (۲) ایک جوڑا بالیاں طلائی وزنی ۶ ماشہ قیمتی اندازاً -/۳۰ روپیہ۔ کل مجموعہ جائیداد -/۲۳۰ روپیہ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد میری ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اپنا مہر اپنے خاوند کی زندگی میں معاف کر چکی ہوں۔ الامۃ نشان انگوٹھا ہاجرہ بیگم۔ گواہ شد فضل کریم صدر حلقہ محمد نگر لاہور۔ گواہ شد محمود الحسن سکرٹری تعلیم و تربیت حلقہ محمد نگر لاہور ۴۴/۱/

ع ۷۸۷۴ منکہ ہاشم بی بی زوجہ چودھری برکت علی صاحب قوم سلہریا پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن مڑارہ ڈاکخانہ مڑارہ ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/اکتوبر ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ (۱) -/۳۰۰ روپیہ حق مہر بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر جائیداد اور میری ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ نشان انگوٹھا ہاشم بی بی۔ گواہ شد علی محمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد چودھری برکت علی خاوند موصیہ۔

ع ۷۸۳۸ منکہ سرور خاتون بنت ماسٹر خلیل الرحمن صاحب۔ قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/اکتوبر ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت یہ ہے۔ ایک تولہ سونا اس کے علاوہ میرا جہیز اور زیور جو ہے اس کے متعلق خاوند سے تنازع ہے۔ بعد فیصلہ تنازع جو کچھ ملے گا۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ میں انجمن کو دونگی۔ نیز اگر میری وفات کے وقت کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت -/۴۰ روپیہ نقد میرے پاس ہیں۔ اور -/۶۰ روپے کا سونا ہے۔ کل یکصد روپے۔ الامۃ سرور خاتون دختر ماسٹر خلیل الرحمن صاحب محلہ دار الرحمت قادیان۔ گواہ شد شجاع الدین۔ گواہ شد عبد اللہ

مولوی ثناء اللہ صاحب کیلئے اکیس ہزار روپیہ انعام

۲۱۰۰۰

مولوی ثناء اللہ صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سب سے بڑے مخالف سمجھے جاتے ہیں۔ ان کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے وفات نہیں پائی۔ بلکہ دو ہزار سال سے بجسم عنصری زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں۔ اور وہی اپنے خاکی جسم کے ساتھ آسمان سے اتر آئینگے۔ مہدی کا ظہور نہیں ہوا۔ جب وہ ظاہر ہونگے۔ تب تمام جہان کے غیر مسلمانوں کے ساتھ تلوار سے جہاد کریں گے۔ اور اسلام منوائینگے۔ بانی سلسلہ احمدیہ نہ چودھویں صدی کے مجدد ہیں۔ نہ مسیح ہیں نہ مہدی۔ نہ امتی نبی۔ ان کے انکار سے کوئی کافر ہو سکتا ہے۔ نہ اسلام سے خارج۔ بلکہ وہی کافر اور اسلام سے خارج ہیں نعوذ باللہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو یہ چیلنج دیا گیا۔ کہ [illegible] ایک خاص پبلک جلسہ میں بیان کریں۔ تو ہم ان کو اکیس ہزار روپیہ انعام دینے کو تیار ہیں۔ مگر اکیس سال کا عرصہ ہوتا ہے۔ وہ ٹالتے ہی رہتے ہیں۔ اور مرتے دم تک وہ ٹالتے ہی رہینگے۔ کیونکہ وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ ان کے عقائد سراسر غلط ہیں۔ اس لئے جھوٹا حلف موکد بعذاب اٹھانا ان کے لئے موت ہے۔ اس لئے اکیس ہزار روپیہ انعام ملنے پر بھی وہ جرأت نہیں کرتے۔ اگر ان کے کوئی ہم خیال صاحب ان کو اس حلف کے لئے تیار کریں گے۔ تو ہم ان کو بھی دو ہزار روپیہ انعام دیں گے۔ کئی لوگوں نے کوشش کی۔ مگر یہ اپنی جان۔ بچاتے ہی رہتے ہیں۔ مگر کب تک؟ آخر ایک دن مرنا ہے۔ خدا کو جواب دینا ہے۔ کچھ تو اس کا خوف کرو۔ صداقت احمدیت کے متعلق ہم نے ایک لاکھ روپیہ کے انعامات کا ایک رسالہ اردو انگریزی زبان میں شائع کیا ہے۔ وہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت ارسال کر دیا جائے گا۔

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۴ جنوری - مغربی محاذ پر آرڈینز کے علاقہ میں جرمن مورچہ کے دونوں بازوؤں پر تیسری امریکن فوج زبردست حملے کر رہی ہے اس نے کل جرمن مورچہ کے شمالی بازو پر ایک نیا حملہ شروع کیا۔ اور وہ اب دشمن پر زبردست دباؤ ڈال رہی ہے۔ شمالی اطالیہ میں جرمن توپیں امریکن فوج پر برابر حملے کر رہے ہیں۔ اور یہ فوج وقتی طور پر جرمنی سے پیچھے ہٹ آئی ہے۔ امریکن بمبار جو گذشتہ بارہ روز سے دشمن کے رسد اور کمک کے رستوں پر حملے کر رہے ہیں۔ کل بھی حملہ آور ہوئے۔

لنڈن ۴ جنوری - مشرقی محاذ پر اس وقت آسٹریا کے دارالسلطنت سے نوے میل مشرق کی طرف بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے بوڈاپسٹ کے مشرقی حصہ میں روسیوں نے دشمن سے کچھ اور عمارتیں خالی کرالی ہیں۔

انقرہ ۴ جنوری - ترکش پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا ہے۔ کہ جاپان کے ساتھ سیاسی رشتہ منقطع کر لیا جائے۔

واشنگٹن ۴ جنوری - جزیرہ منڈورہ کے شمالی اور مغربی کنارہ اور [illegible] مقامات پر امریکن فوجیں اتر گئیں۔ دشمن نے کوئی مقابلہ نہیں کیا۔ لوزان کے پاس امریکن بمباروں نے ۲۵ جاپانی جہاز ڈبو دیئے یا ان کو آگ لگا دی منیلا کے پاس ایک ہوائی اڈہ پر بھی حملہ کیا ایک جنگی جہاز سے پرواز کر کے امریکن طیاروں نے فارموسا کے جزیرہ پر حملہ کیا۔ کچھ امریکن بمباروں نے کل جاپان میں اوساکا پر حملہ کیا جاپان کے فولادی سنٹر نگویا کو بھی نشانہ بنایا گیا

کانڈی ۴ جنوری - برما میں اے یو کا مقام جس پر ۱۴ویں برطانوی فوج کا قبضہ ہو چکا ہے۔ دریائے موّ کے کنارے ایک مشہور ٹریفک سنٹر ہے۔ ۱۴ویں فوج کے چیف آف جنرل سٹاف نے ایک بیان میں کہا کہ اب منڈلے کے لئے لڑائی شروع ہونے والی ہے چین میں چینی فوج نے وانٹنگ پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ برما کی سرحد پر واقع ہے۔ یہاں سے یہ سڑک چین میں داخل ہوتی ہے اس پر قبضہ ہو جانے کی وجہ سے برما روڈ کا وہ حصہ جو چین میں ہے چینیوں کے قبضہ میں آ گیا ہے۔

واشنگٹن ۴ جنوری - مسٹر روزویلٹ نے بیان کیا کہ آپ بہت جلد مسٹر چرچل اور مارشل سٹالن سے ملاقات کرنے والے ہیں۔

ماسکو ۴ جنوری - پولینڈ کی عارضی گورنمنٹ کے وزیراعظم نے ماسکو ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ یہ حکومت تمام متعلقہ حکومتوں اور لوگوں پر واضح کر دینا چاہتی ہے کہ پولینڈ کی آئینی حکومت وہی ہے۔ جسے پولش لوگوں کی نمائندگی کا حق حاصل ہے۔ پولینڈ کے مقبوضہ علاقوں کو جرمنوں سے آزاد کرانے کے لئے جنگ کا بار یہی حکومت اٹھا رہی ہے۔ اور یہ حکومت کسی ایسے قرضہ کو یا ایسے عہد نامہ کو جو لنڈن میں مقیم پولش گورنمنٹ نے کئے ہوں ہرگز منظور نہ کرے گی۔

لنڈن ۴ جنوری - امریکہ میں جنگی قیدیوں کے کیمپ میں سے ۱۹ اسیر کردہ جرمن افسر فرار ہو گئے۔ جن میں دشمن آبدوزوں کے کمانڈر ہیں۔ اور ان کی اہمیت اسقدر سمجھی جاتی ہے کہ انہیں ایک ڈویژن جرمن فوج کے برابر سمجھا جاتا ہے۔ بعد کی خبر ہے کہ ۱۹ مفروروں میں سے چھ گرفتار کر لئے گئے ہیں

لنڈن ۴ جنوری - مارشل ٹیٹو کے ہیڈکوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ یوگوسلاویہ کے محبان وطن نے جرمن فوجوں سے بھری ہوئی چار ریل گاڑیوں کو اڑا دیا۔

لنڈن ۴ جنوری - نامہ نگار کا بیان ہے کہ مضبوط جرمن فوج نے سار کے جنوب میں نیا حملہ شروع کر دیا ہے۔ وہ سارگاؤں اور رائن کے درمیان ستر میل لمبے جنوبی حصہ پر وسیع پیمانہ پر حملہ کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ امریکن مورچوں کو توڑنے کے لئے جرمن شدید گولہ باری کر رہے ہیں جرمن لائنوں کے پیچھے بڑی بڑی سڑکیں ریلیں و رسل و رسائل کا وسیع سلسلہ ہے۔ اور جرمن امید افزا حالات میں مزید فوجیں لا سکتے ہیں۔ بلجیم میں مارشل رنسٹیڈ نے ابتدائی حملہ کر دیا ہے۔ اور اسے امید ہے کہ یہ اس محاذ کی سب سے بڑی لڑائی ہوگی۔ بلجیم کے محاذ پر جرمن زیادہ سے زیادہ پیش قدمی کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ لیج اور ہوز پر قبضہ کر سکیں۔ ساتویں امریکن فوج کے [illegible] چھ میل چوڑا شگاف کرنے میں کامیاب ہوگئے

دہلی ۴ جنوری - خیال ہے کہ اس سال کی پہلی سہ ماہی میں سمندر پار سے ہندوستان میں بھاری مقدار میں گندم پہنچ جائے گی۔ اور حکومت پچاس ہزار ٹن گندم کے رکھنے کے لئے کراچی میں بہت بڑا سٹور قائم کرے گی۔ دس لاکھ ٹن ذخیرہ کے لئے پہلے سے ہی وہاں سٹور موجود ہے۔

نیویارک ۴ جنوری - امریکن پریس ان دنوں اس نکتہ چینی کا جواب دینے میں مصروف ہے جو بعض امریکن مضمون نگاروں کے مضامین پر برطانوی پریس نے کی تھی۔ بعض امریکن اخبارات نے لکھا ہے کہ غصہ کی حالت میں برطانوی اخبارات نے اپنا دماغی توازن کھو دیا ہے۔ بعض نے لکھا ہے کہ کیا یہ ہماری امداد کا صلہ ہے؟ ایک امریکن اخبار نے لکھا ہے کہ برطانوی پریس کی ان حرکات سے دشمن کو خوشی ہوگی۔

لنڈن ۴ جنوری - برطانیہ کی وزارت مزدوران نے اعلان کیا ہے کہ گزشتہ سال میں نومبر ۱۹۴۴ء تک انگلستان میں مزدوروں کی دو ہزار ہڑتالیں ہوئیں۔ جن میں پانچ لاکھ مزدوروں نے حصہ لیا۔ اور اس طرح ان کے ۲۶ لاکھ ۴۵ ہزار دن ضائع ہو گئے۔ ان ہڑتالوں کا اثر جنگی مساعی پر لازماً پڑا۔ گزشتہ بارہ سال میں اتنی ہڑتالیں کبھی نہ ہوئی تھیں۔

لنڈن ۴ جنوری - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ برطانی بحری بیڑے کے کمانڈر انچیف ایڈمرل سر برٹرم ریمزے ہوائی جہاز کے ذریعہ بلجیم میں منعقد ہونے والی ایک کانفرنس میں شمولیت کے لئے جا رہے تھے۔ کہ فرانس میں ایک حادثہ کی وجہ سے ان کا طیارہ تباہ ہو گیا۔ اور آپ ہلاک ہو گئے۔ آپ نے نارمنڈی، سسلی اور ڈنکرک وغیرہ مقامات پر فوجیں اتارنے میں بہت ناموری حاصل کی تھی۔

لنڈن ۴ جنوری - اب معلوم ہوا ہے کہ یکم جنوری کو بلجیم اور ہالینڈ میں اتحادی ہوائی اڈوں پر جن جرمن بمباروں نے حملہ کیا۔ انکی تعداد نو سو تھی۔ ان میں سے ۳۶۴ تباہ کر دیئے گئے۔ اس سے پیشتر ایک دن میں جرمنوں کو اتنے طیاروں کا نقصان کبھی نہ ہوا تھا۔ زمین پر بہت سے اتحادی جہاز بھی برباد ہو گئے۔ دسمبر میں اتحادی طیاروں نے جرمنی اور اس کے مقبوضات پر ۴۵ ہزار ٹن بم برسائے۔

قاہرہ ۴ جنوری - شاہ مصر نے سلطان ابن سعود کو دعوت دی ہے کہ بحیرہ قلزم کے ایک ساحلی مقام پر ان سے ملاقات کریں۔

واشنگٹن ۴ جنوری - امریکن پولیس کے سب سے بڑے تحقیقاتی افسر نے ایک بیان میں کہا کہ جرمن آبدوزیں کبھی کبھی امریکہ میں تباہی و بربادی پھیلانے کے لئے امریکن ساحل پر ایجنٹ اتارتی رہتی ہیں۔ مگر وہ عام طور پر گرفتار کر لئے جاتے ہیں

پیرس ۴ جنوری - فرانسیسی ریڈیو نے فرانس کے مشہور ادیب، مزاحیہ نگار، نقاد اور تاریخ ادب کے ماہر پروفیسر رومین رولاں کی وفات کی خبر نشر کی ہے۔ آپ کی عمر ۷۹ سال تھی۔ آپ کی ادبی خدمات کے اعتراف میں آپ کو ۱۹۱۶ء میں نوبل پرائز ملا تھا۔ آپ نے گاندھی جی کے سوانح حیات بھی قلمبند کئے تھے۔